امیرِ اہلسنّت ابو بلال حضرت علّامہ مولانا
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
کا تحریری گلدستہ

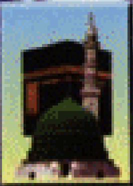

مَدَنی وصیّت نامہ

مع کفن دفن کے احکامات

الٰہی موت آئے گنبدِ خضراء کے سائے میں
مدینے میں جنازہ دھوم سے عطّار کا نکلے

4921389-90-91
2201479 2314045-2203311
Email : maktaba@dawateislami.net
Website : www.dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَدنی وصیّت نامہ

اَرْبَعِیْنَ وَصَایَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ ”مدینۂ منوّرہ سے چالیس وصیّتیں“

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ اس وقت نمازِ فجر کے بعد مسجدُ النَّبوی الشَّریف علیٰ صاحِبِہَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام میں بیٹھ کر اَرْبَعِیْنَ وَصَایَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ (**مدینۂ منوّرہ سے چالیس وصیّتیں**) تحریر کرنے کی سعادت حاصل کر رہاہوں، آہ! صدآہ!

آج میری **مدینۂ منوّرہ** کی حاضری کی آخری صُبح ہے،سُورج روضۂ محبوب علیٰ صاحِبِہَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام پر عرضِ سلام کے لئے حاضِر ہواچاہتاہے، آہ! آج رات تک اگر جنّتُ البقیع میں مَدفن کی سعادت نہ ملی تومدینے سے جُدا ہونا پڑجائے گا۔ آنکھ اَشکبار ہے،دل بیقرار ہے، ہائے!

افسوس چند گھڑیاں طیبہ کی رہ گئی ہیں — دل میں جُدائی کا غم طوفاں مچا رہا ہے

آہ! دل غم میں ڈوبا ہوا ہے،ہجرِ مدینہ کی جاں سوز فِکر نے سراپا تصویرِ غم بنا کر رکھ دیا ہے،ایسا لگتا ہے گویا ہونٹوں کا تبسُّم کسی نے چھین لیا ہو، آہ! عنقریب مدینہ چھوٹ جائے گا،دل ٹوٹ جائے گا، آہ! مدینے سے سُوئے وطن روانگی کے لمحات ایسے جانگُزا ہوتے ہیں گویا،کسی شِیر خوار بچّے کواُس کی ماں کی گود سے چھین لیا گیا ہواور وہ روتا ہوانہایت ہی حسرت کے ساتھ بار بار مُڑ کر اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہے کہ شاید ماں ایک بار پھر بُلا لے گی ۔۔۔اور شفقت کے ساتھ گود میں چھپالے گی ۔۔۔اپنے سینے سے چمٹالے گی ۔۔۔مجھے لوری سنا کر اپنی ممتا بھری گود میں میٹھی نیند سُلادے گی ۔۔۔ آہ!

میں شکستہ دل لئے بوجھل قدم رکھتا ہوا — چل پڑا ہوں یا شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم الوداع

اب شِکَستہ دل کے ساتھ ”چالیس وَصَایَا“ عرض کرتا ہوں،میرے یہ وَصایا ”دعوتِ اسلامی“ کے وابستہ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی طرف بھی ہیں نیز میری اولاد اور دیگر اہلِ خانہ بھی ان وَصایا پر ضرور توجّہ رکھیں۔

زہے قسمت! مجھ پاپی و بدکار کو مدینۂ پُر انوار، وہ بھی سایۂ سبز سبز گنبد و مینار میں،اے کاش! جلوۂ سرکارِنامدار،شہنشاہِ اَبرار،شفیعِ روزِ شُمار،محبوبِ پروَرْدگار،اَحْمدِ مختار عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میں شہادت نصیب ہوجائے اور جنّتُ البقیع میں دوگز زمین مُیسَّر آئے اگرایسا ہوجائے تو دونوں جہاں کی سعادتیں ہی سعادتیں ہیں۔ آہ! ورنہ جہاں مقدر۔۔۔۔۔

مدینہ ۱ ﴿ اگر عالمِ نزع میں پائیں تو اُس وقت کا ہر کام سنّت کے مطابق کریں، چہرہ قبلہ رُو اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سیدھے کریں۔ یاسین شریف بھی سنائیں اور امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی لکھی ہوئی نعتیں بھی کہ ان کا کلام عین شریعت کے مطابق بلکہ ہر ہر شعر قرآن و حدیث اور اَقوالِ بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شرح و تفسیر ہے۔

مدینہ ۲ ﴿ بعدِ قبضِ روح بھی ہر ہر معاملے میں سنّتوں کا لحاظ رکھیں، مثلاً تجہیز و تکفین وغیرہ میں **تعجیل** (یعنی جلدی) کرنا کہ زیادہ عوام اکٹھی کرنے کے شوق میں تاخیر کرنا سنّت نہیں۔ بہارِ شریعت حصّہ ۴ میں بیان کئے ہوئے احکام پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳ ﴿ قبر کی سائز وغیرہ سنّت کے مطابق ہو اور لحد بنائیں کہ سنّت ہے۔

(قبر کی دو قسمیں ہیں، (۱) **صندوق** (۲) **لحد**

لحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میّت رکھنے کیلئے جانبِ قبلہ جگہ کھودی جاتی ہے۔ لحد سنّت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں مضایقہ نہیں۔ یاد رہے لحد میں بھی صندوق ہی کی طرح اوپر سے تختہ وغیرہ لگانا ہوگا ہوسکتا ہے گورکن وغیرہ مشورہ دیں کہ سلیب اندورنی حصہ میں ترچھی کرکے لگالو مگر اُس کی بات نہ مانی جائے۔)

مدینہ ٤ ﴿ قبر کی اندرونی دیواریں کچی ہی ہوں، آگ کی پکی ہوئی اینٹیں استعمال نہ کی جائیں۔ اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضروری ہوں تو پھر اندورنی حصّہ کو مٹی کے گارے سے اچھی طرح لیپ دیا جائے۔

مدینہ ۵ ﴿ ممکن ہو تو اندرونی تختے پر **یاسین شریف، سورۃُ المُلک** اور **دُرودِ تاج** پڑھ کر دم کردیا جائے۔

مدینہ ٦ ﴿ کفنِ مسنون خود **سگِ مدینہ** کے پیسوں سے ہو۔ حالتِ فقر کی صورت میں کسی **صحیحُ العقیدہ سُنّی** کے مالِ حلال سے لیا جائے۔

مدینہ ۷ ﴿ غسل باریش، باعمامہ و پابندِ سنّت اسلامی بھائی عین سنت کے مطابق دیں۔ (ساداتِ کرام اگر گندے وجود کو غسل دیں تو سگِ مدینہ اسے اپنے لئے بے ادبی تصوّر کرتا ہے۔)

مدینہ ۸ ﴿ غسل کے دوران سترِ عورت کی مکمل حفاظت کی جائے اگر ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت کتھئی یا کسی گہرے رنگ کی دو موٹی چادریں اُڑھا دی جائیں تو غالباً ستر چمکنے کا احتمال جاتا رہے گا۔ ہاں پانی جسم کے ہر حصّہ پر بہنا لازمی ہے۔

مدینہ ۹ ﴿ کفن اگر آبِ زم زم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے تر کیا ہوا ہو تو سعادت ہے۔ کاش! کوئی سیّد صاحب سر پر سبز عمامہ شریف سجادیں۔

مدینہ ۱۰ ﴿ بعدِ غسل، کفن میں چہرہ چھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر انگشتِ شہادت سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط لکھیں۔

مدینہ ۱۱ ﴾ اسی طرح سینے پر **لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ ۱۲ ﴾ دل کی جگہ پر **یارسول اللّٰہ** صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ ۱۳ ﴾ ناف اور سینے کے درمیانی حصّۂ کفن پر یاغوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ، یا امام ابا حنیفہ رضی اللہ عنہ، یا اِمام احمد رضا رضی اللہ عنہ، یا شیخ ضیاءُالدین رضی اللہ عنہ۔ شہادت کی اُنگلی سے لکھیں۔

مدینہ ۱۴ ﴾ نیز ناف کے اوپر سے لے کر سر تک تمام حِصّۂ کفن پر (علاوہ پُشت کے) "**مدینہ مدینہ**" لکھا جائے، یاد رہے یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صرف **اَنگشتِ شہادت** سے اور زہے نصیب کوئی سیّد صاحب لکھیں۔

مدینہ ۱۵ ﴾ اگر مُیَسَّر ہو تو مُنہ پر اچھی طرح خاکِ مدینہ چھڑک دی جائے۔ ممکن ہو تو دونوں آنکھوں پر خارِ مدینہ اگر یہ نہ ہوں تو مدینۂ منوّرہ کی کھجوروں کی گُٹھلیاں رکھ دی جائیں۔

مدینہ ۱۶ ﴾ جنازہ لے کر چلتے وقت بھی تمام سنّتوں کو مَلحُوظ رکھیں۔

مدینہ ۱۷ ﴾ جنازے کے جُلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امامِ اہلِ سنّت رضی اللہ عنہ کا قصیدۂ دُرود "**کعبہ کے بدرُالدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرود**" پڑھیں۔ (اس کے علاوہ بھی نعتیں وغیرہ پڑھیں مگر صرف اور صرف عُلمائے اہلِ سنّت ہی کا کلام پڑھا جائے۔)

مدینہ ۱۸ ﴾ جنازہ کوئی صحیح العقیدہ سنی عالمِ باعمل یا کوئی سنتوں کے پابند اسلامی بھائی یا اہل ہوں تو اولاد میں سے کوئی پڑھا دیں مگر خواہش ہے کہ ساداتِ کرام کو فوقیت دی جائے۔

مدینہ ۱۹ ﴾ زہے نصیب! سادات کرام اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے قبر میں اُتاریں۔

مدینہ ۲۰ ﴾ چہرہ کی طرف دیوارِ قبر میں طاق بنا کر اُس میں کسی پابندِ سنّت اسلامی بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نقشِ نعلِ شریف، سبز گنبد شریف کا نقشہ، شجرہ شریف، نقشِ ہر کارہ وغیرہ تبرّکات رکھیں۔

مدینہ ۲۱ ﴾ اگر جنت البقیع میں جگہ مل جائے تو زہے قسمت! ورنہ کسی وَلیُّ اللہ کے قُرب میں، یہ بھی نہ ہو سکے تو جہاں اسلامی بھائی چاہیں سپردِ خاک کریں مگر جائے غَصب پر دَفن نہ کریں کہ حرام ہے۔

مدینہ ۲۲ ﴾ قبر پر اذان دیں۔

مدینہ ۲۳ ﴿ زہے نصیب! کوئی سیِّد صاحِب تلقین فرمادیں۔

تلقین کی فضیلت : سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سر ہانے کھڑا ہو کر کہے، یافُلاں بن فُلانہ، وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے، یافُلاں بن فُلانہ، وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے، یافُلاں بن فُلانہ، وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے،

اذکرما خرجت من الدنیا شھادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (صلی اللہ علیہ وسلم) **وانک رضیت باللّٰہ ربا وبا لاسلام دینا وبمحمد** (صلی اللہ علیہ وسلم) **نبیا وبالقرآن اماما**

ترجمہ : تُو اُسے یاد کر جس پر تُو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تُو اللہ عزوجل کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حُجّت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا، حوّا (رضی اللہ عنہا) کی طرف نسبت کرے۔

(رَواہُ الطَّبَرانی فی الکَبِیر رقم الحدیث ۷۹۷۹ ج۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

نوٹ : فُلاں بن فُلانہ کی جگہ میّت اور اس کی ماں کا نام لے۔ مثلاً **یامحمد الیاس بن اٰمِینہ**۔ اگر میّت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ماں کے نام کی جگہ حوّا رضی اللہ عنہا کا نام لے۔ تلقین صِرف عَرَبی میں پڑھیں۔ **سگِ مدینہ عفِیَ عَنہُ**

مدینہ ۲۴ ﴿ ہو سکے تو میرے اہلِ محبت میری تدفین کے بعد ۱۲ روز تک، یہ نہ ہو سکے تو کم از کم ۱۲ گھنٹے ہی سہی میری قَبر پر حلقہ کئے رہیں اور ذِکر و دُرود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں **اِنْ شَاءَ اللّٰہ** عزوجل نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا اِس دَوران بھی اور ہمیشہ نمازِ باجماعت کا اِہتمام رکھیں۔

مدینہ ۲۵ ﴿ میرے ذِمّہ اگر قرض وغیرہ ہو تو میرے مال سے اور اگر مال نہ ہو تو درخواست ہے کہ میری اولاد اگر زندہ ہو تو وہ یا کوئی اور اسلامی بھائی اِحساناً اپنے پلّے سے ادا فرمادیں۔ اللہ عزوجل اَجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ (مختلف اجتماعات میں اعلان کیا جائے کہ جس کسی کی بھی دل آزاری یا حق تلفی ہوئی ہو وہ محمد الیاس قادری کو مُعاف فرمادیں اگر قرض وغیرہ ہو تو فوراً وُرثاء سے رُجوع کریں یا مُعاف کردیں۔)

مدینہ ۲۶ ﴿ مجھے اِستِقامت و کثرت کے ساتھ ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے نوازتے رہیں تو اِحسانِ عظیم ہوگا۔

مدینہ ۲۷ ﴾ سب کے سب مَسلکِ اہلِ سنّت پر امامِ اہلِ سنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رہیں۔

مدینہ ۲۸ ﴾ بد مذہبوں کی صُحبت سے کوسوں دُور بھاگیں کہ اُن کی صُحبت خاتمہ بالخیر میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے۔

مدینہ ۲۹ ﴾ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور سنّت پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

مدینہ ۳۰ ﴾ نمازِ پنجگانہ، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ فرائض (ودیگر واجبات وسُنَن) کے مُعامَلہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کیا کریں۔

مدینہ ۳۱ ﴾ **وصیّت ضروری وصیت:** دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ساتھ ہر دم وفادار رہیں، اِس کے ہر رُکن اور اپنے ہر نگران کے ہر اُس حکم کی اِطاعت کریں جو شریعت کے مطابق ہو، شوریٰ یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی ذمّہ دار کی بلا اجازتِ شرعی مخالفت کرنے والے سے میں بیزار ہوں۔

مدینہ ۳۲ ﴾ ہر اسلامی بھائی ہفتے میں کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخر شرکت اور ہر ماہ کم از کم تین دن، ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور زندگی میں یکمُشت کم از کم ۱۲ ماہ کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کو یقینی بنائے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اپنے کردار کی اِصلاح پر اِستِقامت پانے کیلئے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروائے۔

مدینہ ۳۳ ﴾ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وسنّت کا پیغام دنیا میں عام کرتے رہیں۔

مدینہ ۳۴ ﴾ بدعقیدگیوں اور بداعمالیوں نیز دنیا کی محبت، مالِ حرام اور ناجائز فیشن وغیرہ کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ حُسنِ اَخلاق اور مَدَنی مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہیں۔

مدینہ ۳۵ ﴾ غصہ اور چڑچڑاپن کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیں ورنہ دین کا کام دُشوار ہو جائے گا۔

مدینہ ۳۶ ﴾ میری تالیفات وبیان کی کیسیٹوں سے میرے وُرثاء کو دنیا کی دولت کمانے سے بچنے کی مَدَنی اِلتجاء ہے۔

مدینہ ۳۷ ﴾ میرے ترکہ وغیرہ کے مُعامَلہ میں حکمِ شریعت پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳۸ ﴾ مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عزوجل کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔

مدینہ ۳۹ ﴾ مجھے ستانے والوں سے کوئی اِنتقام نہ لے۔

مدینہ ۴۰ ﴾ بالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے حقوق مُعاف ہیں۔ وُرثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کردیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شَفاعت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہوگیا تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ (اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ''ہڑتال'' اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، مسلمانوں کی دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو۔ بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مُفتیٔ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس طرح کے جذباتی اقدامات سے دین ودنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بِالآخر انتِظامیہ ان پر قابو پالیتی ہے۔)

کاش! گناہوں کو بخشنے والا خدائے غفّار عزوجل مجھ پاپی وبدکار کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طُفیل مُعاف فرمادے۔ اے میرے پیارے اللہ عزوجل! جب تک زِندہ رہوں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں گُم رہوں، ذِکرِ مدینہ کرتا رہوں، نیکی کی دعوت کیلئے کوشاں رہوں۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پاؤں، بخشا بھی جاؤں، جنّتُ الفردوس میں بھی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو۔ آہ! کاش! ہر وقت نظّارۂ محبوب میں گم رہوں۔ اے اللہ عزوجل! اپنے حبیب پر اَن گِنت دُرود وسَلام بھیج۔ ان کی تمام اُمّت کی مغفِرت فرما۔ آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم

یاالٰہی عزوجل! جب رضؔا خوابِ گِراں سے سَر اُٹھائے   دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہو

''مَدَنی وَصِیَّت نامہ'' (یہ الفاظ لکھتے وقت) تقریباً ساڑھے تیرہ سال قبل (محرم الحرام ۱۴۱۱ھ) مدینۂ منوّرہ سے جاری کیا تھا پھر کبھی کبھی معمولی ترمیم کی گئی تھی۔ اب مزید بعض ترامیم کے ساتھ حاضِر کیا ہے۔

۱۴ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۴ھ

نَزِیل الامارات العربیۃ المتحدۃ

وصیّت باعث مغفرت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''جس کی موت وَصِیت پر ہوئی (یعنی جو وصیّت کرنے کے بعد فوت ہوا) وہ عظیم سُنّت پر مَرا اور اُس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اُس کی مغفرت ہوگئی۔'' (مِشکوٰۃ شریف ص ۲۲۶)

طریقہ تَجہِیز و تَکفِین

مَرد کا مسنون کفن

(۱) لِفافہ (۲) اِزار (۳) قمیص

عورت کا مسنون کفن

مُندَرِجَہ بالا تین اور دو مزید، (۴) سِینہ بند (۵) اَوڑھنی۔ (مُخنَّث کو بھی عورتوں والا کفن دیا جائے۔)

کفَن کی تفصیل

(۱) لفافہ (یعنی چادر) میّت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

(۲) اِزار (یعنی تَہبند) چوٹی سے قدم تک یعنی لِفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندِش کے لئے زائد تھا۔

(۳) قمیص (یعنی کَفنی) گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مَرد کی کَفنی کندھوں پر چیریں اور عورت کے لئے سینے کی طرف۔

(۴) سِینہ بند پِستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (عُموماً تیار کفن خرید لیا جاتا ہے، اس کا میّت کے قد کے مطابق ہونا ضروری نہیں لہٰذا احتیاط اسی میں ہے تھان میں سے حسبِ ضَرورت کپڑا کاٹا جائے۔)

غُسلِ میّت کا طریقہ

اگربتیاں یا لُوبان جلا کر تین، پانچ یا سات بار غُسل کے تختے کو دُھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گرد پھرائیں۔ تختے پر میّت کو اس طرح لِٹائیں جیسے قبر میں لِٹاتے ہیں۔ ناف سے گھٹنوں سَمیت کپڑے سے چھپا دیں۔ (آج کل غُسل کے دوران سفید کپڑا اُڑھاتے ہیں، پانی لگنے سے بے پردَگی ہوتی ہے، لہٰذا کتھئی، یا گہرے رنگ کا اتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے سِتر نہ چمکے، کپڑے کی دو تہیں کر لیں تو زِیادہ بہتر۔) اب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف اِستِنجا کروائے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نماز جیسا وُضو کروائیں یعنی تین بار مُنہ پھر کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دُھلائیں، پھر سَر کا مَسح کریں، پھر تین بار دونوں پاؤں دھلائیں۔ میّت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا، کُلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ البتہ کپڑے یا رُوئی کی پُھرَیری بھگو کر دانتوں، مَسوڑھوں، ہونٹوں اور نَتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سَر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں۔ اب بائیں (یعنی اُلٹی) کروٹ پر لِٹا کر بیری کے پتّوں کا جوش دیا ہوا (جو اب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ملے تو خالص پانی نیم گرم سَر سے پاؤں تک بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر سیدھی کروٹ لِٹا کر بھی اسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر بِٹھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ کے نچلے حصّے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وُضو اور غُسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سَر سے پاؤں تک تین بار کافُور کا

پانی بہائیں۔ پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پُونچھ دیں۔ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین بار سُنّت۔

مَرد کو کَفَن پہنانے کا طریقہ

کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دے دیں۔ پھر اس طرح بچھائیں کہ پہلے لِفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہبند اور اس کے اوپر کَفنی رکھیں۔ اب مَیِّت کو اُس پر لِٹائیں اور کَفنی پہنائیں اب داڑھی پر (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو مَلیں۔ وہ اعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ (مرد اور عورت دونوں کے لئے خوشبو اور کافور لگانے کا ایک ہی طریقہ ہے) پھر تہبند اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں۔ اب آخر میں لِفافہ بھی اِسی طرح پہلے اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں تاکہ سیدھا اُوپر رہے، سَر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

عورت کو کَفَن پہنانے کا طریقہ

کَفنی پہنا کر اس کے بالوں کے دو حصّے کرکے کَفنی کے اُوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سَر پر لا کر مُنہ پر نِقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے پر رہے۔ اِس کا طول آدھی پُشت سے نیچے تک اور عرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح اُڑھاتے ہیں جس طرح عورَتیں زندگی میں سَر پر اوڑھتی ہیں یہ خلافِ سنّت ہے۔ پھر بدستور تہبند و لفافہ یعنی چادر لپیٹیں۔ پھر آخر میں سِینہ بند پِستان کے اوپر والے حصّے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔ (آج کل عورتوں کے کفن میں بھی لِفافہ ہی آخر میں رکھا جاتا ہے تو اگر کفن کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مُضایقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخر میں ہو۔)

بعد نمازِ جنازہ تدفین

(جنازہ اُٹھانے اور اس کی نَماز کا طریقہ "رسائلِ عطاریّہ حصّہ اوّل" میں مُلاحظہ فرمائیں۔)

(۱) جنازہ قَبْر سے قِبلہ کی جانِب رکھنا مُستحَب ہے تاکہ مَیِّت قبلہ کی طرف سے قبر میں اُتاری جائے۔ قبر کی پائِنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔

(۲) حسبِ ضَرورت دو یا تین (بہتر یہ ہے کہ قَوی اور نیک) آدمی قَبر میں اُتریں۔ عورت کی مَیِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔

(۳) عورت کی مَیِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چھپائے رکھیں۔

(۴) قبر میں اُتارتے وقت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہ (عزّوجل و صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

(۵) میّت کو سیدھی کروٹ پر لٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلہ کی طرف کردیں۔ کفن کی بندِش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں۔

(۶) قبر کو کچّی اِینٹوں سے بند کردیں اگر زمین نَرم ہو تو لکڑی کے تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (قبر کے اندرونی حصّے میں آگ کی پکی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رَواج ہے۔ لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچی مٹی کے گارے سے لیپ دیں۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔

آمین بِجاہِ النَّبی الْاَمیْن صلی اللہ علیہ وسلم

(۷) اب مٹی دی جائے۔ مُستحب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ ''ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا'' دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ ''اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے'' تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ''اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے'' (پ۱۶ رکوع ۱۲ کنزالایمان) کہیں۔ اب باقی مٹی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔

(۸) جتنی مٹی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔

(۹) قبر اُونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں چَوکھُونٹی (یعنی چار کونوں والی جیسا کہ آج کل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں۔

(۱۰) قبر ایک بالشت اونچی ہو یا اِس سے معمولی زیادہ۔ (عالمگیری ج اوّل ص ۱۶۶)

(۱۱) تدفین کے بعد پانی چھِڑکنا سنّت ہے۔

(۱۲) اس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غَرَض سے چھِڑکیں تو جائز ہے۔

(۱۳) آج کل جو بلاوجہ قبروں پر پانی چھِڑکا جاتا ہے اس کو فتاویٰ رضویہ شریف ج ۴ ص ۱۸۵ پر اِسراف لکھا ہے۔

(۱۴) دَفن کے بعد سِرہانے الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن اور قدموں کی طرف اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سُورہ تک پڑھنا مستحب ہے۔

(۱۵) تلقین کریں۔

(۱۶) قبر کے سِرہانے قِبلہ رُو کھڑے ہو کر اذان دیں۔

(۱۷) قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میّت کا دِل بہلے گا۔ (ردالمُختار ج ۳ ص ۱۸۴)